اخلاقی انحطاط کے معاشرتی اثرات اور ان کا حل سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

The Social Impacts of Moral Decline and Their Solutions in the Light of the Seerah of the Prophet Muhammad (SAW): An analytical Study

ثمرین عبداللہ

شعبہ قرآن وسنہ، کلیہ معارف اسلامیہ

جامعہ کراچی

scholar.samreen@gmail.com

ABSTRACT

Islam is the religion that aims to establish a balanced, peaceful and civilized society. It teaches the foundational and smooth ethical principles of life, which are filled with tranquility and ease. Those who embraced its golden principles and remained steadfast upon them while clinging to العروة الوثقي (the firmest bond) they attained true success and triumph. History bears witness that those who turned away from divine guidance fell into moral and social decline. Through adherence to these principles, a society develops. Nowadays, the Muslim Ummah has been struggling with internal and external challenges. Where the economic challenges and political instability exist, the Muslim society internally is plagued by waywardness. Along with the erosion of moral norms, its negative impacts are weakening Muslim society. The solution to this moral decline is only in the adhering principles of Islamic Sharia. Prophet Muhammad (SAW) guided the Muslim Ummah in every aspect of life and established the morally refined and structurally balanced society. By following his guidance and teachings, social deterioration can be addressed and overcome. This study examines the causes of moral decline from the perspectives of economics, ideology, politics, and society, drawing upon examples from daily life. It further analyzes the everyday consequences of this decline—such as rising crime rates, social frustration, family disintegration, and the spread of social and moral disorders —and proposes solutions inspired by the Seerah of Prophet Muhammad ﷺ. This study investigates the perspectives of students from grades 9 to 12 in five selected schools and colleges in Karachi through structured questionnaires. Additionally,

it explores the views of teachers and parents using open-ended, qualitative interviews.

KEYWORDS
العروة الوثقي , Waywardness, Social deterioration, Refined and Balanced society, Moral disorders.

تعارف

مطالعہ ء تاریخ سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ بنی ءنوع انساں کی مجموعی تاریخ میں بالعموم اور گزشتہ دو صدیوں میں بالخصوص ابنِ آدم نے مختلف علوم وفنون اور زندگی کے تمام شعبوں جیسا کہ معاشرت، تمدن، معیشت، سیاست اور تعلیم وصحت میں جو ترقی کی ہے اور جدید ایجادات نے زندگی کو جن سہولتوں، لذتوں اور راحتوں سے مزین کر دیا ہے تو اس کا تو یہ لازمی نتیجہ ہونا چاہیئے تھا کہ آج کا انسان مطمئن اور مسرور زندگی گزار رہا ہوتا اور اجتماعی زندگی کا ایسا حل دریافت کر چکا ہوتا کہ جس کے ذریعے دنیا سے بدامنی اور فتنہ وفساد کا خاتمہ ہو جاتا اور پورا معاشرہ امن وسکون کا گہوارا بن جاتا۔ لیکن عملی زندگی میں صورتحال اس سے برعکس دکھائی دیتی ہے سائنس وٹیکنالوجی کے ترقی وعروج کے باوجود آج کا انسان پریشان اور ذہنی وقلبی سکون سے محروم ہے ۔ یہ نتیجہ تو انفرادی سطح کا ہے۔ اجتماعی زندگی کے نتائج کو دیکھا جائے تو پورا معاشرہ بدامنی وبدنظمی، لاقانونیت وعدم مساوات، فتنہ وفساد، ظلم وزیادتی قتل وغارت گری، تشدد ومحاذ آرائی، سنگ دلی وبے حسی اور مختلف قسم کے تعصبات کا شکار ہو کر ایک تلخ منظر پیش کر رہی ہے۔ اور یہ اخلاقی انحطاط براہِ راست یا بالواسطہ زندگی کے تمام شعبوں پر اثرانداز ہو رہا ہے۔[1] تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ جو قومیں اخلاقی اقدار کے آخری درجے پر پہنچ گئیں وہ تباہی وبربادی کا شکار ہوئیں۔ اور ایسی قوموں کی اصلاح کے لیے اللہ رب العالمین نے انبیاء کرام علیہم السلام بھیجے لیکن جب ان قوموں نے ان انبیاء کرام علیہم السلام کی نافرمانی کی تو عذاب الٰہی میں مبتلا ہو گئیں۔[2] ایک نیک اور کامیاب معاشرے کی پہچان اس میں رہنے والے افراد کا وہ رویہ اور طرزِ عمل ہے جس میں عدل ومساوات، انسانی ہمدردی، حقوقِ انسانی کا احترام بالخصوص جان ومال اور عفت وعصمت کا تحفظ اور معقول طرزِ رہائش شامل ہو۔ ان اخلاقی بنیادوں پر قائم ہونے والا نیک وصالح معاشرہ ہی ترقی حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ جس معاشرے میں اسکی معیشت، قانون وثقافت اور معاشرتی اقدار کی بنیاد حقوق وفرائض کی ادائیگی پر ہو وہ معاشرہ کبھی پس ماندگی ، مفلسی، اور اخلاقی بیماریوں جیسا کہ دھوکا، فریب، جھوٹ، چوری، بے حیائی اور فحاشی اور دیگر اخلاقی بیماریوں میں مبتلا نہیں ہو سکتا

[1] ڈاکٹر شفاقت علی شیخ، "عصرِ حاضر کا اخلاقی انحطاط"، منہاج القرآن علمی وتحقیقی جرائد، اکتوبر 2023،

[2] سید انور فراز نجمی، "معاشرے میں اخلاقی اقدار کا فقدان" اخلاقی انحطاط قوموں کے زوال اور تباہی کا سبب بنتا ہے، مسیحا سوال وجواب، 15 مارچ 2025
https://maseeha.com

بلکہ ایسا معاشرہ امر بالمعروف ونھی عن المنکر، خیر و فلاح، شرم وحیاء، نیکی، ایفائے عہد، معاشی ترقی اور احترامِ قانون جیسی ممتاز خصوصیات کا مرکز ہو گا۔ امتِ مسلمہ نے اپنے اخلاقی اقدار وروایات کو جب سے بھلا دیا تو اس کے زہریلے پھل عیاں ہونے لگے۔ بچوں کے ساتھ زیادتی، خواتین کی بے حرمتی، خودکشی اور نشہ آور اشیاء کے کاروبار اور شیطانی مافیاؤں جیسے نتائج سامنے آرہے ہیں۔[3] اس تحقیقی مقالے میں نوجوانانِ اسلام میں اخلاقی انحطاط کے ان اثرات کا مفصل جائزہ لیتے ہوئے اس کے امّتِ مسلمہ پر روونما ہونے والے اثرات پر غور وفکر کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ان مہلک اخلاقی بیماریوں کا سدِّباب سیرت النّبی ﷺ کی روشنی میں پیش کیا جائے گا۔

سبب اختیار موضوع

بچے کسی بھی معاشرے کی اہم بنیاد ہوتے ہیں اور یہی بچے اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ کر معاشرہ کے ذمہ دار افراد اور شہری کا درجہ حاصل کرلیتے ہیں اور پھر یہ نوجوان ہی کسی بھی قوم کی مرکزی طاقت و قوت ہوتے ہیں۔ ان سے عروج وزوال کی داستانیں مرتب ہوتی ہیں ان کے دم سے ہمت کو مہمیز ملتی ہے۔ اور کوئی بھی قوم اپنی آزادی و ترقی کا سفر انہی کے زورِ طاقت سے طے کرتی ہے۔[4] طفولیت سے لیکر بلوغت تک بڑھتی عمر کے ساتھ ساتھ جہاں انسان میں جسمانی تبدیلیاں درجہ بہ درجہ روونما ہوتی ہیں اسی کے ساتھ اسکا ذہن بھی پختگی کا سفر طے کر رہا ہوتا ہے۔ شریعتِ اسلام میں عمر کے انہیں مراحل میں بچے کی تربیت کی تاکید کی گئی ہے۔ اگر ذہنی نشوونما کے ان مراحل میں کمی کوتاہی رہ جائے یا اس دوران اخلاق و تہذیب کی تعلیم کو نظر انداز کردیا جائے تو اس کے منفی نتائج پورے معاشرہ کو متاثر کرتے ہیں۔ اسی پہلو کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اس تحقیقی تحریر میں نوجوان نسل (ٹین ایجز عمر 12 تا 19 سال) کے درمیان اخلاقی انحطاط کے اسباب اسکے اثرات اور انکا سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تدارک کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔

تحقیق کے بنیادی سوالات

1) نوجوانانِ امّتِ مسلمہ کے اخلاقی انحطاط کے اسباب کیا ہیں؟

2) مسلم معاشرے میں اخلاقی انحطاط کے بڑھنے سے کیا اثرات رونما ہو رہے ہیں؟

3) نوجوان نسل خصوصاً (ٹین ایجز عمر 12 تا 18 سال) میں تیزی سے پھیلنے والی اخلاقی بیماریاں کونسی ہیں؟

---

[3] پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد، "معاشرے کا اخلاقی بگاڑ: اسباب اور حل"، ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، دسمبر 2021 ، https://www.tarjumanulquran.org/articles/dec-2021-muashiray-ka-ikhlaqi-bigar

[4] Muhammad Zubair, Dr. Attiq Ur Rehman, Usman Abbas, “Prophetic Style Of Education And Training For Youth” (نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کا نبوی اسلوب)

4) امّتِ مسلمہ کی نوجوان نسل میں بڑھتی ہوئی سماجی تنزلی کے محرّکات کا تدارک سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں کس طرح کیا جا سکتا ہے؟

مقاصدِ تحقیق

1) نوجوانانِ امّتِ مسلمہ کے اخلاقی انحطاط کے اسباب کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کرنا

2) مسلم معاشرے میں بڑھتے ہوئے اخلاقی انحطاط کے اثرات کا مفصّل تحقیقی جائزہ کرنا

3) اخلاقی انحطاط کے سبب نوجوان نسل خصوصاً (ٹین ایجز عمر 12 تا 18 سال) میں تیزی سے پھیلنے والی اخلاقی بیماریوں کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کرنا

4) امّتِ مسلمہ کی نوجوان نسل میں بڑھتی ہوئی سماجی تنزلی کے محرّکات کا سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تدارک پیش کرنا

سابقہ کام کا جائزہ

1) مصنفین نے جماعت نہم و دہم کے طلبہ کو پڑھائے جانے والے اسلامیت لازمی سال 2002 کے نصاب کا طلبہ کی ذہنی تربیت کے تناظر میں تجزیہ پیش کیا۔ اس آرٹیکل پر تحریری کام 21 دسمبر 2022 میں مکمل ہوا اور جنوری 2023 میں یہ آرٹیکل آنلائن شائع ہوا۔ جبکہ 2023 میں اسلامیات لازمی برائے جماعت نہم و دہم کے سالانہ امتحانات میں نئے اور پرانے نصاب میں انتخاب کی سہولت دی گئی۔ مصنفین نے نصاب کے تمام اجزاء (ابواب ترجمۃ القرآن، احادیثِ نبویہ اور موضوعاتی اسباق) کا درجہ بہ درجہ تجزیہ پیش کرتے ہوئے انکی اہمیت و ضرورت کو تمام تربیتی پہلوؤں میں پیش کیا۔ اس آرٹیکل میں معاشرتی زندگی میں اخلاق و اقدار کی اہمیت کو ذکر کرتے ہوئے اس امر کی بھی وضاحت کی گئی کہ موجودہ دور میں اخلاقی زوال رونما ہو رہا ہے۔ آئندہ نسلوں کا مستقبل اس وقت روشن ہو گا جب نوجوانوں کو مناسب تعلیم فراہم کی جائے۔ نصابِ تعلیم کے مقاصد اس فکر پر مبنی ہوں کہ اسکولوں اور کالجوں میں اخلاقی اقدار پر مبنی تعلیم دی جائے۔ جماعت نہم و دہم کی تدریس کے بعد طلبہ نہ صرف کامیاب زندگی کے لیے ضروری علم حاصل کریں بلکہ ایک محفوظ، پر امن اور تعاون پر مبنی معاشرے کا حصہ بن سکیں۔[5]

2) مصنفین نے اس آرٹیکل میں معاشرے میں بڑھتی اخلاقی برائیوں کو ذکر کرتے ہوئے تشدد، خود غرضی، بے ایمانی، بدتمیزی اور دوسروں کو ہراساں کرنا جیسے عناصر کی نشاندہی کی۔ ان اخلاقی تنزلی کی وجوہات میں والدین کی جانب سے تربیت

[5] Dr. Sadia Mushtaq Assistant Professor, Department of Psychology, National University of Medical Sciences,et al, " Moral Development of Adolescent and Religious Studies: A study of Pakistan" , Received 26th September 2022, Revised 21th December 2022,Online 1st January 2023, OEconomia , Vol.6, Issue.1, https://oeconomiajournal.com/index.php/view/article/view/60/53

میں کمی پر بات کرتے ہوئے وضاحت کی گئی کہ والدین کا رویہ نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جہاں والدین کو نوجوان بچوں کے لیے آئیڈیل، بہترین دوست اور حوصلہ افزا بنیں جو طلبہ کے دلوں میں اخلاقی اصولوں کو اپنانے کی ترغیب دلائیں لیکن اس کے برعکس آج کل کے والدین اس اہم ذمہ داری کا حق ادا نہیں کر رہے۔ اپنی ذاتی اور معاشی ذمہ داریوں میں مصروف والدین اولاد کو مکمل توجہ سے محروم کر دیتے ہیں۔ اور یہی کمی نوجوانوں کو بیرونی ماحول سے متاثر کرتی ہے جو انہیں اخلاقی بیماریوں مثلاً نائٹ کلب، برے دوست اور نامناسب گفتگو میں مبتلا کر دیتی ہے۔ والدین کے سخت بیرونی امور کی وجہ سے بچوں اور ان کے درمیان رابطہ کا ایک فاصلہ قائم ہو جاتا ہے اور اسی کمی کی وجہ سے وہ معاشرے کے عمومی رجحانات کے مطابق چلتے ہیں۔ اخلاقی تعلیم و تربیت میں عدم توجہی سے نوجوان براہِ راست ٹیلی ویژن، خبارات، ویب سائٹس، آنلائن ذرائع، فلموں اور دیگر الیکٹرانک میڈیا سے متاثر ہوتے ہیں اور یہ عوامل نوجوانوں کے منفی اور غیر اخلاقی رویوں کا سبب بنتے ہیں۔ تعمیرِ شخصیت میں کمی کی ایک وجہ ناقص تعلیمی نظام بھی ہے۔ مناسب تعلیمی ڈھانچے کی کمی ہماری آنے والی نسل کو وہ اقدار سیکھنے سے محروم رکھتی ہے جو ان کی شخصیت سازی کے لیے ضروری ہیں۔ طلبہ اپنی شخصیت کو نکھارنے کی بجائے صرف ڈگری حاصل کرتے ہیں۔ نصاب میں اخلاقی اقدار کی کمی بھی اخلاقی انحطاط کا ایک سبب ہے۔ موجودہ تعلیمی نظام نے اخلاقی خصوصیات کو نصاب میں شامل کرنے پر توجہ نہیں دی۔ موجودہ فریم ورک میں محض علم بڑھانے پر زور دیا گیا ہے۔ جو دراصل غلط تصور ہے۔ نصاب ہماری اچھی خصوصیات کو اجاگر کرنے کے قابل نہیں رہا۔ اسی طرح نصاب اور غیر نصابی سرگرمیاں اخلاقی اقدار کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ لیکن آج کل غیر نصابی سرگرمیاں صرف کھیلوں، ڈراموں، کوئز، مقابلوں یا تفریح تک محدود ہو گئی ہیں۔ پہلے ذہنی تربیت، علمی مباحثے، سماجی مسائل پر بات چیت، اور دیگر سماجی سرگرمیں ہوتی تھیں۔ مگر اب ختم ہو گئی ہیں اگر اس سطح پر ایسے موضوعات پر بات چیت ہو تو لوگ اخلاقیات کی اہمیت کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔ اس آرٹیکل میں مصنفین نے مزید ان عناصر پر مفصل بحث کی جو جامعات کے تعلیمی ماحول اور مقاصد کو متاثر کر رہے ہیں لیکن چونکہ اس مقالے میں مقصود نوعمر (ٹین ایجرز) طلبہ وطالبات کے فوکس گفتگو پر تحقیق کرنا لہٰذا سابقہ کام کے جائزہ کو اس بحث کے ساتھ مکمل کیا جاتا ہے۔[6]

تحقیقی جائزہ

بلوغت کی عمر میں تعلیم و تربیت کی اہمیت و ضرورت علمِ نفسیات کے تناظر میں

---

[6] Dr. Munazza Sultana , Dr. Syed Abdul Ghaffar Bukhari , “Factors of Ethical Decline and Religious Measures to Overcome”, JIRS,Vol. 5, Issue. 1, Jan -June 2020 , Version of Record Online/Print:29-06-2020, Accepted:25-05-2020, Received:31-01-2020

دورِ بلوغت بارہ سال کی عمر سے شروع ہو کر اٹھارہ انیس سال تک رہتا ہے۔ بچہ اس دور میں خود کو بہت بہادر اور توانا خیال کرتا ہے۔ وہ اپنی چال ڈھال، لباس اور بالوں کے انداز کو بہت اہمیت دینے لگتا ہے۔ اس دور میں بچہ عموماً ہائی اسکول میں پہنچ چکا ہوتا ہے اور وہ خود کو بچہ کہلوانا پسند نہیں کرتا۔ اسٹینلے ہال اور اینا فرائڈ نے اس عمر کو فشاری اور طوفانی کا نام دیا ہے۔ بلوغت کو اسی لیے طوفانی دور کہا جاتا ہے کیونکہ اس دور میں فرد کے جذبات، احساسات اور ہیجانات میں شدید تبدیلیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ وہ حقائق کے بارے میں واضح شعور قائم کرلیتا ہے۔ مستقبل کے امکانات کو حال سے وابستہ کرنے کا ہنر سیکھ لیتا ہے۔ اس مرحلے کو رسمی تفکر کہا جاتا ہے۔ اس کی بدولت منطقی اندازِ فکر اختیار کرتے ہوئے فرد مسائل کے حل پر زور دیتا ہے۔ اس میں مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ٹھوس اور تجریدی حقائق، اصول و ضوابط، قاعدے قانون کی سمجھ بوجھ حاصل ہو جاتی ہے اور اس کا ذہنی افق وسعت اختیار کرلیتا ہے۔ عمر کے اس مرحلے میں فرد اپنی ذات کا تشخص قائم کرتا ہے۔ کردار نگاری کرتا ہے۔ خاندان، ہم جولی اور ثقافتی اثرات کا واضح عکس اس کی شخصیت اور سماجی تعلقات میں جھلکتا ہے۔ بلوغت تک اگرچہ فرد کی سماجی نشوونما مکمل ہو چکی ہوتی ہے۔ سماجیت کے ارکان (یعنی خاندان، ہم جولی اور تعلیمی ادارے) اپنا اپنا کام طفولیت اور بچپن سے کررہے ہوتے ہیں لیکن بلوغت میں فرد کی ذات کی نشوونما کے ساتھ ساتھ سماجیت کے اثرات میں بھی تبدیلی آنے لگتی ہے۔ پھر بلوغت کے بعد جوانی کا دور شروع ہوتا ہے۔ اور اس مرحلے میں فرد تعلیم مکمل کر کے عملی زندگی کا آغاز کرتا ہے۔ اپنا مقام اور اپنی شناخت قائم کرتا ہے۔ جوانی میں فرد زیادہ منطقی اور باعمل ہو جاتا ہے۔ [7]

بلوغت کی عمر میں تعلیم و تربیت کی اہمیت و ضرورت تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں

نوجوانی کا مرحلہ ایک عظیم نعمت ہے اسی لیے اس پر محاسبہ کی اہمیت بھی واضح کی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے
"روزِ قیامت ابنِ آدم کے پاؤں بارگاہِ الٰہی سے اس وقت تک نہیں ہل سکیں گے جب تک اس سے ان پانچ چیزوں کے بارے میں سوالات نہ کرلیے جائیں۔ اس نے اپنی عمر کہاں فنا کی، نوجوانی کن کاموں میں گزاری، مال کہاں سے اور کیسے کمایا، مال کہاں خرچ کیا، اس نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا۔" [8]

اخلاقی انحطاط کے اسباب

کسی بھی معاشرے میں رہنے والے افراد کا رہن سہن، اطوار، سوچ اور رویے اس معاشرے کی تہذیب اور معاشرت کی عکاسی کرتے ہیں۔ جب معاشرہ اور تہذیب روبہ زوال اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو تو اسکے افراد براہِ راست متاثر ہوتے ہیں۔ ایک فرد

---

[7] رخشندہ شہناز، "کاروانِ نفسیات سال چہارم"، صفحہ نمبر 205 تا 208، مکتبہ ءکارواں لاہور

[8] جامع الترمذی، "کتاب صفة القیامة عن رسول الله ﷺ، ابواب صفة القیامة، حدیث نمبر 2417

جب طفولت سے بلوغت کی عمر میں داخل ہوتا ہے تو ہر لمحہ نئے تجربات اور تازہ احساسات اسکی سوچ اور فکر کی راہیں متعین کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ اس مرحلے میں جب نو عمر افراد کو رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے، والدین اور اساتذہ کی عدم توجہی انکی شخصیت کی تعمیر میں کمی کا سبب بنتی ہے۔

1) تعلیم کی کمی

ڈی پی آئی ایکس انڈیکس پاکستان کے مجموعی انڈیکس میں قومی اوسط اسکور 53.46 (100 میں سے) ریکارڈ کیا گیا ہے، جو ملک کو کم کارکردگی کے زمرے میں رکھتا ہے۔ صوبوں میں پنجاب سب سے آگے ہے جس کا مرکب اسکور 61.39 ہے۔ اس کے بعد خیبر پختونخوا کا اوسط اسکور 54.47 ہے، جب کہ سندھ اور بلوچستان پیچھے ہیں جن کے اسکور بالترتیب 51.55 اور 45.50 ہیں۔ یہ انڈیکس پاکستان کے 134 اضلاع کا احاطہ کرتا ہے اور نتائج سے پورے ملک میں تعلیم کی فراہمی میں سنگین مسائل واضح ہوتے ہیں۔ خاص طور پر، کسی بھی ضلع نے بہت زیادہ کارکردگی کے درجے کو حاصل نہیں کیا، جس کا مطلب ہے کہ سب سے اچھی کارکردگی دکھانے والے اضلاع بھی تعلیم کے معیار کے مقررہ اہداف تک نہیں پہنچ سکے۔ مزید بر آں، اسلام آباد کے سوا کسی ضلع نے اعلیٰ کارکردگی کے درجے میں جگہ نہیں بنائی، جو کہ پورے ملک میں ایک منفرد اور سب سے بہتر کارکردگی دکھانے والا علاقہ ہے۔

تفتیشناک بات یہ کہ پاکستان کے آدھے سے زیادہ اضلاع (77) کو تعلیم کی کارکردگی میں کم درجے میں رکھا گیا ہے۔ ان اضلاع میں تقریباً 2 کروڑ 56 لاکھ بچے (جو ملک کی اسکول جانے والی آبادی کا تقریباً 36٪ ہیں) رہتے ہیں۔ ان کمزور کارکردگی والے اضلاع کی اکثریت بلوچستان اور سندھ میں پائی جاتی ہے، جن میں بلوچستان کے 33 اور سندھ کے 22 اضلاع شامل ہیں، جو صوبوں کے درمیان تعلیمی تفاوت کو نمایاں کرتے ہیں۔ خاص طور پر تشویش کی بات یہ ہے کہ بلوچستان کے تمام اضلاع کم کارکردگی کے زمرے میں آتے ہیں۔

پاکستان کے لگ بھگ پانچواں حصہ (56 اضلاع) کو درمیانہ کارکردگی کے درجے میں رکھا گیا ہے، جن کے اسکور 55 سے 70 کے درمیان ہیں۔ یہ اضلاع پنجاب کے پی اور سندھ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ تعداد پنجاب میں ہے، جس کے 32 اضلاع درمیانے درجے میں آتے ہیں، اس کے بعد کے پی کے 16 اضلاع اور سندھ کے 8 اضلاع ہیں۔[9]

سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کا غیر ضروری استعمال

[9] https://aserpakistan.org/document/2024/DEPI-Updated-Final-22nd-August1030AM.pdf

سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کی دنیا کا دائرہ وسیع اور بلا حدود و متعین ہے۔ اس پلیٹ فارم پر نشر کیا جانے والا مواد جو مکمل طور پر اسلامی تہذیب و ثقافت کی مخالفت اور اخلاقی و ذہنی صحت کو مجروح کر دیتا ہے۔ گوگل نے پاکستان کو دنیا کے سب سے زیادہ فحاش مواد سرچ کرنے والے ممالک میں شمار کیا ہے۔[10] عریانیت، فحش گوئی اور گناہِ کبیرہ کی طرف آمادہ کرنے والا مواد پاکستانی نوجوان نسل میں مقبولیت پا رہا ہے۔ گوگل کی جانب سے تخریج کردہ مندرجہ ذیل گراف 18 اگست 2024 سے لیکر 11 مئی 2025 تک فحش گوئی پر مبنی دیکھے جانے والے مواد کی شرح کی وضاحت کرتا ہے۔[11]

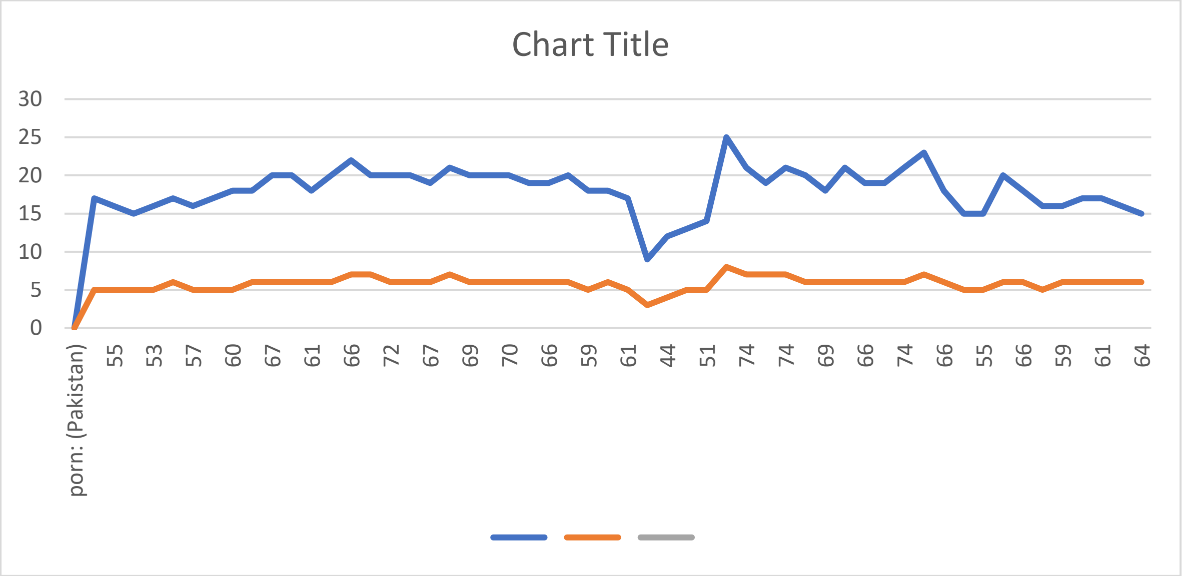

ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعے غیر اخلاقی اور غیر مہذب مواد کی ترویج

1) ٹی وی شوز جس میں لوگ اپنے گھر کے افراد کے ساتھ شرکت کرتے ہیں وہاں استعمال ہونے والے الفاظ اور گفتگو جو تہذیب یافتہ معاشرے میں پسند نہیں کیے جاتے نوجوان نسل ایسے الفاظ کے لیے پسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں اور روزمرہ زندگی میں انہیں اپنی گفتگو میں عام کرتے ہیں۔ (مثال: جیتو پاکستان اور اس کے علاوہ دوسرے پروگرام، میزبان اپنے ساتھی مہمان

[10] Naveed Zafar, Hafiz Muhammad Junaid Anwer, “The Digital Desire, Real Consequences: Pornography & Sexual Abuse in Pakistan”, Journal of Social Sciences, DOI:10.53664/JSSD/03-02-2024-18-220-234, Development 3(2):220-234, June 2024

[11] https://trends.google.com/trends/explore?geo=PK&q=porn,sex%20video,nude

مر دو خواتین کو بلاتے ہیں، بلا امتیازِ شخصیت مصافحہ اور معانقہ کیا جاتا ہے جو نوجوان نسل کو ان اطوار کا منفی پیغام دیتا ہے۔ اس کے علاوہ بلا حدود و تعین ان عادات و اطوار کی ترویج کی جا رہی ہوتی ہے جو کسی بھی فرد کی ذہنی صحت کو متاثر کر سکتی ہے)

2) ویڈیو بلاگنگ (یعنی ویڈیو کی صورت میں اپنے خیالات یا تجربات دوسروں تک پہنچانا) کا رواج پاکستان میں روز بروز ترقی کرتا جارہاہے اور یہ لوگوں کا ذریعہ ٔ معاش بھی ہے۔ لیکن اسکے مثبت استعمال کے برعکس منفی استعمال کی جڑیں طاقتور ہوتی جا رہی ہیں ۔ ان ویڈیوز میں ایسے مواد کو ترویج کیا جاتا ہے جو خاندانی نظام کے اصول و قوانین کے مخالف اور اسلامی معاشرے میں ناقابلِ قبول ہوتا ہے۔ نوجوان نسل ایسے مواد، ان میں استعمال کی جانے والی زبان اور ایسے افراد کو پسند کرتے ہیں جو تہذیب و ثقافت اور منہجِ اسلام سے دوری کا سبب بنتے ہیں۔ [12]

3) شوبز انڈسٹری سے نشر کیے جانے والے ڈرامہ، فلمیں اور سالانہ ایوارڈ کی تقریبات اس طرح کے مواد پر مبنی ہوتے ہیں جو مغربی لباس، رہن سہن اور عادات و اطوار کو عام کرتے ہوئے شعائرِ اسلام اور پاکستانی معاشرہ کی تہذیب و ثقافت کی کھلی نفی کرتے ہیں۔ یہ مواد تیزی سے نوجوان نسل کی ذہنیت، سوچ و فکر، پسندیدگی و ترجیحات، اخلاق و عادات، رہن سہن کے طریقے، تہذیب، معاشرتی اقدار، اسلامی خاندانی نظام کے رسم و رواج کو منفی انداز سے متاثر کرتا ہے۔ [13]

مندرجہ ذیل گراف جنوری 2025 تا مارچ 2025 کے درمیان سوشل میڈیا پلیٹ فارم یوٹیوب سے ختم کی جانے والی ویڈیوز کی شرح کی وضاحت کرتا ہے ان میں سے سب سے زیادہ شرح اس مواد پر مبنی ویڈیوز کی ہے جو نوجوانوں کی غلط سمت میں رہنمائی کرتی ہیں

[12] https://www.youtube.com/watch?v=BOC5Wbq2DKE

[13] https://youtu.be/Sdp9n4Hh3V8?si=qFbIoD7-yfZKsb0K

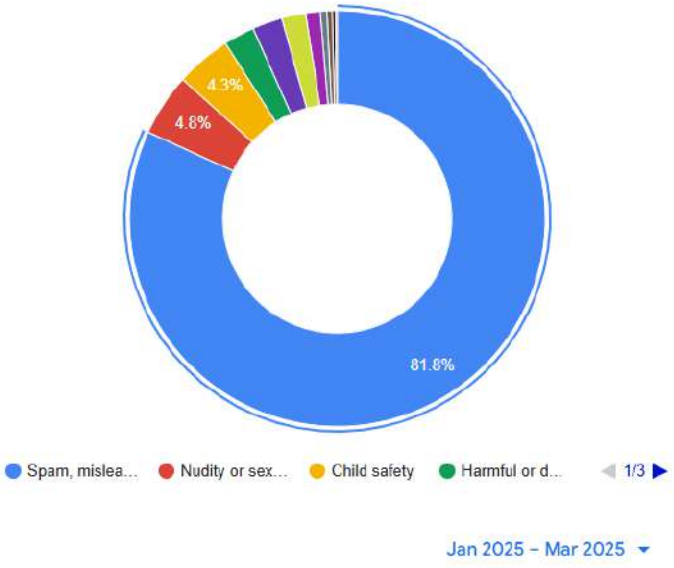

[14]

آواز کی بلندی بمقابلہ دلیل کی مضبوطی

دورِ حاضر میں میڈیا پر نشر ہونے والے بُہتاتِ آواز اور مباذبت پر مبنی پروگرام، ٹاک شوز اور غیر سنجیدہ مواد نوجوانوں کی سوچ پر براہِ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ رجحان اس تصور کو تقویت دیتا ہے کہ بلند آواز ہی دلیل اور کامیابی کی علامت ہے اور جو خاموش رہے گا وہ ناکام سمجھا جاتا ہے، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ دلیل کی مضبوطی اور وقار سے بات کرنا ہی اصل جیت ہے، آواز کی بلندی وقتی تاثر تو پیدا کر سکتا ہے مگر پائیدار کامیابی نہیں دیتا۔

دورِ حاضر میں بچوں کے ساتھ بیٹھ کر پولیٹیکل ٹاک شوز دیکھتے ہوئے محتاط رہنا پڑتا ہے۔ ہر دوسرے، تیسرے چینل پر غیر مہذب اور نازیبا الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا پر آڈیو ویڈیو لیک کا ایک بازار گرم رہتا ہے۔ بچے براہ راست دریافت کرتے ہیں کہ یہ آڈیو / ویڈیو لیک کیا ہے؟ تو بڑے افراد کے پاس وضاحت کے لیے کچھ نہیں بچتا لہذا معقول جواب دینے کی بجائے انہیں خاموش کروا دیا جاتا ہے۔ پریشان کن بات تو یہ ہے کہ ٹاک شوز اب باقاعدہ مچھلی منڈی میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ گالی سیاست کی پہچان بن چکی ہے۔ حالانکہ سیاست بے لوث خدمت اور معتدل رویوں کو فروغ دینے کا نام ہے۔ احترامِ آدمیت کے بغیر سیاست فاشزم ہے۔ مرنے مارنے کی باتیں کرنا ایک دوسرے پر الزام تراشیوں کی بوچھاڑ کرنا، ایک دوسرے کو

[14] https://transparencyreport.google.com/youtube-policy/removals

دہشت گرد کہنا، بد قسمتی سے پاکستانی سیاست کا خاصہ بن چکا ہے۔ دراصل اچھوٗر سیاست دانوں نے سیاست کو جھوٹ اور کرپشن بناڈالا ہے۔ ایسے ناتجربہ کار سیاست دان جن کی سیاسی ٹریننگ ہی ایک لیڈر کی نہیں ہوئی ہوتی، پارٹیاں تبدیل کرکے وہ اپنے ایکس قائد کے خلاف بدخوئی کرتے نظر آتے ہیں۔[15]

دین سے دوری

سوشل میڈیا،، انٹرنیٹ کی دنیانے نوجوانوں کو دین سے دور کر دیا جس کے باعث وہ اپنے اخلاق، اقدار اور روایات کو نظر انداز کرکے دنیا کی رنگینیوں کو ترجیحات دیتے ہیں۔

اخلاقی انحطاط کے اثرات

نشہ کا بڑھتا رجحان

اقوامِ متحدہ کے ادارہ برائے منشیات کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 70 لاکھ سے زیادہ افراد نشے کی عادت میں مبتلا ہیں۔ ان میں کیمیکلز والے نشے کے استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جن میں ہیروئین، کوکین اور آئس کا نشہ شامل ہے۔ اس مہلک مرض کا خطرہ اس وقت مزید بڑھ جاتا ہے جب یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ اس بیماری میں صرف مرد جنس ہی مبتلا نہیں بلکہ نوجوان لڑکیاں اور خواتین بھی اس فتنے کا شکار ہیں۔ اس کے درست اعداد و شمار تو واضح نہیں ہیں بحالی سینٹرز میں انکی تعداد بڑھ رہی ہے ۔۔ کراچی میں کام کرنے والی آس ٹرسٹ کی ماہرِ نفسیات بتاتی ہیں کہ جس طرح نوجوان اور بالغ آپ کو جگہ جگہ ملیں گے اس طرح اس طرح خواتین بھی ملیں گی لیکن ان کی تعداد کم ہے تاہم گھروں میں بہت زیادہ تعاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس جو کیسز آرہے ہیں ان میں طالبات، ائیر ہوسٹس یہاں تک کہ نرسز کے پورے کے پورے گروپس شامل ہیں۔ ان کے اہلِ خانہ ان کی مصروفیات سے بے خبر ہوتے ہیں ان خواتین میں کرسٹل، شیشہ اور الکوحل کے علاوہ پین کلر کا استعمال شامل ہے ۔ شہلا مظہر نے سب سے حیرن کن انکشاف یہ کیا کہ خواتین کو یہ عادت کلاس فیلوز، ایک ہی ادارے میں کام کرنے والے افراد، بوائے فرینڈ یا جو بعد میں شوہر بھی بن رہا ہے وہ ان خواتین کو اس قبیح عمل کی طرف راغب کرتے ہیں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں یونیورسٹی کے طالبعلموں میں کرسٹل، آئس و دیگر نشہ آور چیزوں کا استعمال ایک معروف حقیقت ہے۔ لیاری کے رہائشی یوگیش کے مطابق انہوں اسکول کے زمانہء طالبعلمی سے شراب پینا شروع کر دی تھی۔ اس کے بعد چرس کے نشہ میں مبتلا ہوگئے۔ اور پھر اگلا قدم "ڈرگ آف چوائس" تھی جو ہیروئن اور کرسٹل پر مشتمل تھا جس نے ان کی سوچنے سمجھنے کی

---

[15] ڈاکٹر تابندہ خالد، "پاکستانی سیاست میں اخلاقیات کی باقیات بھی نہیں رہیں"،

https://www.dw.com/ur/%D9%BA/a-71146494

صلاحیت کو مفلوج کر دیا۔ ایک اور طالبعلم مبین احمد جو جماعت نہم میں چرس کے نشے میں مبتلا ہوئے، جب کالج کی جماعت گیارہویں تک پہنچے جو کہ عموماسولہ سے اٹھارہ سال عمر کا حصہ ہوتا ہے اس میں کبھی بئیر تو کبھی الکوحل استعمال کرنے لگے۔ اس کے بعد خواب آوور گولیوں کے نشہ میں مبتلا ہوگئے اور اس کے بعد آئس اور کرسٹل جیسے مہلک اور جان لیوا نشہ آور اشیاۃ کا استعمال کرنے لگے[16]

۔ پبلک ہیلتھ اسپیشلسٹ و ذہنی امراض کے ماہر ڈاکٹر ذوالفقار علی کے مطابق منشیات کا استعمال نوجوان نسل کو تباہ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشتگردی کے بعد دنیا کو سب سے زیادہ خطرہ منشیات کے استعمال سے ہے۔ کیونکہ نشے کی وجہ سے نوجوان نسل اپنے فرائض سے غافل ہوتی جارہی ہے۔[17] ریلوے اسٹیشنوں، پارکوں، قبرستانوں اور دیگر مقامات پر لوگ سرِعام نشہ کرتے ہیں مگر اسکی کوئی روک تھام نہیں۔

سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر وقت کا ضیاع

Pew Internet and Americal Life Project

کی 2015 کی رپورٹ کے مطابق 71 فیصد نوعمر کئی سماجی رابطے کی ویب سائٹس استعمال کرتے ہیں اور 92 فیصد روزینہ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں۔ نوعمر 13 سال کی عمر میں ہی سماجی رابطوں کے لیے اکاؤنٹ بناتے ہیں۔ تاکہ معلومات اور خبریں حاصل کرسکیں۔ نوعمر انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کو اپنی معلومات کا بنیادی ذریعہ سمجھتے ہیں۔[18]

دین سے دوری اور مغربی تہذیب کی ترجیحات

نسلِ نو مغربی فکر و فلسفہ سے متاثر ہو کر مادی دوڑ میں سب سے آگے بڑھ جانا چاہتی ہے اور اور سب سے زیادہ بگاڑ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب والدین معاشرے کے بدلتے رجحانات کے باعث اپنے بچوں کا مغرب زدہ ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ اس مادی دوڑ

---

16 ریاض سہیل، "چرس، آئس، کرسٹل، میتھ، اور یگر نشوں کا استعمال: پاکستان میں نوجوانوں کو نشے کی لت پڑ جائے تو اسے چھوڑنا کتنا مشکل ہے ؟" بی بی سی اردو ڈاٹ کام، کراچی، 3 جون 2022

17 مکو آنہ، "نوجوانوں میں نشے کا بڑھتا رجحان ذہنی امراض میں اضافے کا موجب بن رہا ہے جس کا خاتمہ ضروری ہے، ڈاکٹر ذوالفقار علی"، اُردو پوائنٹ اخبار تازہ ترین - این این آئی۔ 05 اگست 2025ء

18 Abbasi NA, Huang D. Digital Media Literacy: Social Media Use for News Consumption among Teenagers in Pakistan. Global Media Journal 2020, 18:35.

میں نوجوانان مغربی اور مشرقی تہذیب کے فرق کو یکسر نظر انداز کر کے مغربی سماج کی اندھی تقلید کر رہے ہیں جو انہیں ناکامی کی دلدل میں دھکیل دیتی ہے۔[19]

نوجوانوں کی فراغت اور مایوسی

نوجوان طبقہ کے پاس فراغت ہے لیکن کرنے کے لیے کوئی مصروفیت نہیں، کوئی تعمیری سوچ نہیں، تعلیمی مواقع کم ہیں انکی تعلیمی اور معاشی ناکامیاں انہیں مایوس کر دیتی ہیں۔ خواہشات اور شیطانی وسوسوں میں مبتلا ہو کر منفی سوچوں کے باعث اپنی ذمہ داریوں اور اسلام سے دور ہو جاتے ہیں۔[20]

محنت سے دوری اور شارٹ کٹ راستوں کا انتخاب

سوشل میڈیا انفلوئنسرز اور ایکٹیویسٹ کی جانب سے نشر کی جانے والی ویڈیوز جو اس مواد پر مبنی ہوتی ہے کہ مختصر عرصے میں زیادہ دولت کس طرح کمائی جاسکتی ہے۔ اور یہ مواد حلال و حرام کی تمیز سے مبرّہ اور قاصر ہاتا ہے جو نوعمر افراد کو محنت سے دور کر کے شارٹ کٹ راستوں کی جانب آمادہ کرتا ہے۔

سوشل میڈیا پر ایکٹیو لوگوں کو پسند کرنا

نوعمر طلبہ و طالبات سوشل میڈیا پر ایکٹیو لوگوں کو اپنا آئیڈیل مانتے ہیں۔ سب سے افسوس ناک پہلو تو یہ ہے کہ ہماری تعلیمی درسگاہوں میں بطورِ مہمانانِ خصوصی مدعو کیا جاتا ہے جو طلبہ و طالبات کی اس منفی پسندیدگی کی جڑوں کو مزید مضبوط کرتا ہے۔[21]

https://youtube.com/shorts/4nzar5DNk2s?si=V1laIx41ZRm70iw4

https://youtube.com/shorts/otMlQ4oZJ2A?si=E78pbIEKuk79KrlM

---

[19] ارم فاطمہ، "آج کا نوجوان بے راہ روی کا شکار کیوں؟"، روزنامہ جنگ 16 جنوری 2021

[20] ارم فاطمہ، "آج کا نوجوان بے راہ روی کا شکار کیوں؟"، روزنامہ جنگ 16 جنوری 2021

[21] https://youtube.com/shorts/11y7n1kl8wI?si=FSayP2dKvhsost5A

https://youtube.com/shorts/4nzar5DNk2s?si=V1laIx41ZRm70iw4

https://youtube.com/shorts/otMlQ4oZJ2A?si=E78pbIEKuk79KrlM

بغیر تحقیق کے آنلائن معیشت کرنا

نوجوان بغیر تحقیق کے آنلائن کام میں مشغولیت کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ عنصر نشے کی طرح انہیں عادی کر رہا ہے۔ آنلائن ایسی معیشت کا حصہ بن رہے ہیں جو صحیح اور غلط کی نشاندہی کیے بغیر انہیں اس مصروفیت کی طرف آمادہ کرتی ہے۔[22]

ہم جنس پرستی

لواطت جیسا گناہِ کبیرہ نوجوانوں میں تیزی سے اور خاموشی سے پھیل رہا ہے۔ پاکستان میں سائبر کرائم کی روک تھام کے وفاقی تحقیقاتی ادارے ایف آئی اے سائبر کرائم سیل نے صوبہ پنجاب کے شہر فیصل آباد سے چار افراد کو مبینہ طور پر ہم جنس پرستی اور ایک موبائل ایپلیکیشن کے استعمال کے ذریعے مردوں کے درمیان جنسی تعلقات قائم کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

ایف آئی اے سائبر کرائم سیل فیصل آباد کے مطابق چاروں ملزمان ہم جنس پرست افراد میں مقبول 'بلیوڈ' نامی موبائل ایپلیکیشن کے ذریعے دیگر ہم جنس پرست مردوں سے رابطہ قائم کرنے کے بعد پیسوں کے عوض ان کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرتے تھے۔

سائبر کرائم سیل کے تفتیشی افسران کے مطابق گرفتار ملزمان سے دورانِ تفتیش ملنے والی معلومات کی مدد سے ایک ایسے واٹس ایپ گروپ کے بارے میں بھی معلوم ہوا جس پر چائلڈ پورنوگرافی سے متعلق مواد موجود تھا۔

فیصل آباد سرکل کے ڈپٹی ڈائریکٹر سائبر کرائم رضوان ارشد نے بی بی سی کو بتایا کہ 'یہ مواد زیادہ تر ویڈیوز پر مبنی تھا جس میں دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے بچوں کے ساتھ ساتھ پاکستان سے تعلق رکھنے والے چند بچوں کی سیکس ویڈیوز بھی موجود تھیں۔[23]

اسلامی معاشرے میں بڑھتے اخلاقی انحطاط کا حل

فحاشی اور عریانیت پر مبنی مواد کی روک تھام

پاکستان میں نوعمر بچوں اور نوجوانوں میں فحش مواد کے بڑھتے ہوئے رجحان کی روک تھام کے لیے ریاستی سطح پر سنجیدہ اقدامات ضروری ہیں۔ اس ضمن میں پیمرا کو چاہیے کہ وہ نہ صرف ٹی وی اور آنلائن پلیٹ فارمز پر نشر ہونے والے غیر اخلاقی مواد پر موثر پابندی عائد کرے بلکہ ڈیجیٹل میڈیا اکاؤنٹس جو عریانیت اور غیر مہذب مواد کو فروغ دیتے ہیں ان پر فوری طور پر بلاکنگ

[22] https://youtube.com/shorts/eo5rvKcLg4s?si=NrHWROsROIslMD2Z

[23] https://www.bbc.com/urdu/pakistan-58390400

اور ریگولیشن کے ذریعے کنٹرول کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ پیمرا مثبت اور اخلاقی اقدار پر مبنی مواد کے فروغ کی پالیسی اپنائے تاکہ نوجوانوں کو صحت مند تفریح اور تعمیری معلومات فراہم کی جاسکیں۔

الیکٹرانک میڈیا کی اصلاحات

ٹیلی ویژن پر دکھائے جانے والے مواد کی اصلاحات کے لیے حکومتِ پاکستان اور متعلقہ اداروں کو چاہیے کہ اس الیکٹرانک میڈیا پلیٹ فارم کے لیے مؤثر ریگولیشن کا نظام بنائیں، جس کے تحت غیر اخلاقی اور خاندانی اقدار کو نقصان پہنچانے والے مواد کی اشاعت پر فوری طور پر پابندی عائد کی جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ مثبت اور اخلاقی اقدار کو اجاگر کرنے والے پروگرامز کی سرپرستی کی جائے تاکہ نوجوان نسل کو صحت مند اور تعمیری مواد فراہم کیا جاسکے۔

تعلیمی اداروں میں تعمیرِ شخصیت پر مبنی کانفرنس اور سیمینار کا انعقاد

وفاقی سے لے کر ضلعی سطح تک وزارتِ تعلیم کو چاہیے کہ نوجوان نسل کی تعمیرِ شخصیت کے لیے تعلیمی اداروں میں کانفرنس اور سیمینار کا انعقاد لازم کرے۔ یہ اقدام انکے ذہنوں پر مثبت اثر پیدا کرے گا۔ نوجوان نسل عمر کے اس حصے میں جذباتیت اور حساسیت کے مرحلے سے گزر رہے ہوتے ہیں انکی سمت کا تعین حکومت، والدین اور اساتذہ کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ معروف مذہبی اسکالر جامعۃ الرشید کے مدرس مولانا مفتی طارق مسعود حفظہ اللہ نے اپنے ایک خطبہ میں تجربہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں کراچی کی مشہور تعلیمی درسگاہ اقراء یونیورسٹی میں خطاب کے لیے مدعو کیا گیا۔ انکا طلبہ و طالبات سے خطاب دو گھنٹوں پر محیط رہا اور اس دوران ان کی توجہ اور ذوق و شوق قابلِ تعریف تھا۔ جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اگر ان نوجوانوں کی سمت کا درست تعین کیا جائے تو انکی مثبت ذہنی تربیت سہل اور ممکن ہے۔

علمی مصروفیت

نوجوانوں کو انکی ذہنی صلاحیتوں کی بنا پر کسی طور پر مصروف رکھا جائے۔ جس سے نہ صرف ان کی سوچ میں تبدیلی آئے بلکہ وہ معاشرے کے فعال رکن بن سکیں۔ اسکول اور کالجوں کی سطح پر اس طرح کی تعلیمی مصروفیات متعارف کروائی جائیں جو ان کی شخصیت کی ہر پہلو میں تعمیر کر سکے۔[24]

نشہ جیسی عادات کو روکنے کے لیے حکومتی اقدامات

---

[24] ارم فاطمہ، "آج کا نوجوان بے راہ روی کا شکار کیوں؟"، روزنامہ جنگ 16 جنوری 2021

18 سال سے کم عمر کے نوجوانوں کے سگریٹ پینے اور خریدنے پر پابندی کے احکامات پر سخت عمل در آمد ہونا چاہیے۔[25]

اعتدال کے ذریعے خود اعتمادی پیدا کرنا

نوجوانی کی عمر میں جب شدت اختیار کرنے کا وقت آتا ہے تو اعتدال اس کا پہلا زینہ ہے۔ بہت سی روایات اس بات کی رہنمائی کرتی ہیں کہ آپ اپنے نوجوانوں میں عبادت کا شوق پیدا کریں اور ان کو دین اور دنیا کی ذمہ داریوں کا توازن سکھائیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی نوجوان کو عبادت میں مشغول دیکھتے تو فرماتے کہ یہ نوجوان اپنی طاقت کو عبادت میں صرف کر رہا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو سمجھاتے کہ عبادت کے ساتھ ساتھ دنیاوی ذمہ داریوں کو بھی ادا کرنا چاہیے۔"

جب ایک نوجوان نماز پڑھ رہا ہوتا اور دوسرے کے ساتھ کھیل کود میں مشغول ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بھی پسند فرمایا تاکہ زندگی میں توازن پیدا ہو۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا جسم بھی تم پر حق رکھتا ہے، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہارے مہمانوں کا بھی تم پر حق ہے۔

اسلام نوجوانوں کو یہ درس دیتا ہے کہ اپنی عبادات کو نبھاتے ہوئے دنیاوی معاملات میں بھی متوازن رہیں۔ یہی زندگی کا حسن ہے اور یہی طریقہ نوجوانوں کو کامیابی کی راہ دکھاتا ہے۔

کبار کا احترام بیدار کرنا

نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ ان کو صحیح مقام پر رکھنا کہ جہاں انہیں بڑوں کے احترام کرنے میں کوئی دقت نہ ہو بہت ضروری ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جابجا نوجوانوں کو بڑوں کے احترام کی طرف ضرور توجہ دلاتے۔ یہ ایک ایسا نکتہ ہے جو معاشرے میں توازن قائم رکھنے کے لئے بڑا ضروری ہے۔ آپ اپنی تعلیم سے انہیں بتلاتے کہ نوجوانوں کی ہمت بندھانا معاشرے میں ان کا بڑا نام پیدا کرنے کی غرض سے نہیں بلکہ انہیں بڑے کام کے لئے تیار کرنا مقصود ہے لہذا شہرت کسی کا ہدف نہیں ہونا چاہئے۔ مناصب کی تقسیم قابلیت کی بنا پر ہے اور اگر قابلیت میں کوئی ان سے زیادہ آگے ہے تو محض نوجوانی کی بنا پر ترجیح نہیں ہے بلکہ بڑوں کو ان پر فوقیت حاصل ہے

سیرتِ صحابہ کی تعلیم وترغیب دینا اسلامی طرزِ حیات کی طرف آمادہ کرنا

[25] ریاض سہیل، "چرس، آئس، کرسٹل، میتھ، اور یگر نشوں کا استعمال: پاکستان میں نوجوانوں کو نشے کی لت پڑ جائے تو اسے چھوڑنا کتنا مشکل ہے؟" بی بی سی اردو ڈاٹ کام، کراچی، 3 جون 2022

نوجوانی کے اس دور میں انسان کو اپنی مثال قائم کرنی چاہیے۔ اسی طرح نوجوانوں کی زندگیاں بھی صحابہ کرام کے طرزِ عمل پر مبنی ہونی چاہئیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی اور اپنی زندگی میں کبھی اس عہد کو نہیں توڑا۔ یہ نوجوانوں کے لیے ایک عملی نمونہ ہے کہ اپنی زندگی کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالیں۔

قرآن مجید میں بھی نوجوانوں کے لیے رہنمائی کے بے شمار پہلو موجود ہیں۔ سورۃ الکھف میں اصحاب کہف کی جوانی کا تذکرہ ہے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر اپنی زندگی کو قربان کر دیا۔ آج کے نوجوانوں کے لیے یہ ایک پیغام ہے کہ اپنی صلاحیتوں کو فضول کاموں میں ضائع کرنے کے بجائے دینِ اسلام اور معاشرتی فلاح کے لیے استعمال کریں۔[26]

نتائج

سوالات		انتخابی جوابات			
		جی ہاں	جی نہیں	کچھ حد تک	مجھے نہیں معلوم
سوال نمبر1	کیا آپ کے خیال میں جدید ٹیکنالوجی اخلاقی انحطاط کا باعث ہیں؟ Do you think that modern technology is the cause of moral decline?	IIIII 5	III 3	IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII	IIII 4

[26] [26] Muhammad Zubair, Dr. Attiq Ur Rehman, Usman Abbas, "Prophetic Style Of Education And Training For Youth" (نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کا نبوی اسلوب)

				45	
سوال نمبر2	کیاوالدین اور اساتذہ کی کم توجہی اخلاقی انحطاط کی ایک وجہ ہے؟ Does the parents' preoccupation and not giving enough time to their children lead to increase in amoral decline?	IIIII IIIII IIII IIII IIII IIII IIII 35	II 2	IIIII IIII IIII IIII 19	II 2
سوال نمبر3	کیا آپ کے نزدیک بیرونی ثقافتوں کی اندھی تقلید اخلاقی بگاڑ کی ایک وجہ ہے؟ Is the blind imitation of foreign cultures a cause of the downfall of moral values?	IIIII IIIII IIIII IIII IIIII IIIII IIIII IIII IIIII 45	III 3	III 3	IIIII 5
سوال نمبر4	کیا دولت کی طلب اور مادیت پسندی اخلاقی انحطاط کی ایک وجہ ہے؟ Is the pursuit of wealth and materialistic lifestyle weakening moral values?	IIIII IIIII IIIII IIII IIIII IIIII IIIII IIIII 41	II 2	IIIII IIIII III 13	I 1
سوال نمبر5	کیا آپ کے خیال میں اخلاقی انحطاط نوجوانوں کو منشیات اور دیگر اخلاقی برائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے؟	IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII	II 2	IIIII IIIII IIIII	I 1

	Do you believe deterioration of morals leads youth towards drug addiction and other moral evils?	IIIII IIII 40		15	
سوال نمبر6	کیا آپ کے نزدیک اخلاقی انحطاط مسلم معاشرہ کے خاندانی نظام کو کمزور کر رہا ہے؟ Do you think moral decline is weakening the Muslim family system?	IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII 45	II 2	IIIII IIIII 10	I 1
سوال نمبر7	کیا آپ کے خیال میں اخلاقی انحطاط ملکی ترقی کی راہ میں ایک رکاوٹ ہے؟ Can moral decline be considered a major hindrance to the progress of a nation?	IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII 40	IIII 4	IIIII IIII 9	III 3
سوال نمبر8	آپ کے خیال میں اخلاقی انحطاط کو روکنے کے لیے سب سے زیادہ کون ذمہ دار ہے؟ According to your opinion, who is the most responsible of this moral decline?	والدین	اساتذہ اور علماءِ کرام	حکومت اور میڈیا	یہ تمام ذرائع
		II 2	II 2	IIIII IIIII IIIII 15	IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII

					IIIII IIIII 40
سوال نمبر9	کیا آپ کے خیال میں مساجد اور دینی ادارے اخلاقی تربیت میں مؤثر کردار ادا کرسکتے ہیں؟ Do you think that mosques and religious institutions can play an effective role in moral training?	جی ہاں	جی نہیں	کچھ حد تک	مجھے نہیں معلوم
		IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII III 43	0	IIIII IIIII 11	III 3
سوال نمبر10	کیا آپ کے خیال میں اخلاقی انحطاط کو روکنے کے لیے حکومت کو کوئی پالیسی مرتب کرنی چاہیئے؟ In your opinion should government formulate a national policy to prevent moral decline?	IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIII IIIIII 51	I 1	IIII 4	I 1

انٹرویوز کا تجزیہ

اسلامی معاشرہ خاص طور پر نوجوان (ٹین ایجرز) میں بڑھتا اخلاقی انحطاط سماجی اور معاشرتی زندگی کے لیے بہت بڑے خطرے کی علامت ہے۔ اگر اس کا سدّباب نہیں کیا جاتا اور اس بحران کو یکسر نظر انداز کیا جاتا ہے تو آنے والے وقتوں میں نوجوانانِ اسلام مزید اپنی اخلاقی اقدار کو بھول کر مغرب کے اثر میں ڈھل جائیں گے۔ ان اخلاقی انحطاط کے اسباب اور اثرات کو روزمرہ زندگی میں قریب سے جاننے کے لیے جماعت نہم تا بارہویں کے 10 طلبہ وطالبات 5 اساتذہ کرام اور 2 لیڈی وائس پرنسپل کا انٹرویو لیا گیا۔ مجموعی طور پر جو نتیجہ اخز کیا گیا وہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ والدین کی عدم توجہی، اساتذہ کا تربیتی پہلوؤں کو نظر انداز کرنا، نصاب میں اخلاقی اقدار کی ترویج کے لیے ناکافی مواد، معاشرت روایات، والدین کی معاشرتی ترجیحات، سوشل

میڈیا، انٹرنیٹ اور مغربی طرزِ حیات کی اندھی تقلید اسلامی معاشرے میں اخلاقی انحطاط کی وجوہات بن رہے ہیں۔ یہ عناصر معاشرے کو اس طرح متاثر کر رہے ہیں کہ نوجوان نسل غیر اخلاقی برائیوں جھوٹ، دھوکہ دہی، حلال و حرام کی تمیز کو نظر انداز کرنا، حرام معیشت، غیر مہذب مواد کی جانب آمادگی، الفاظ و زبان کا منفی اور غیر مہذب انداز سے استعمال، نشہ، جوا، ہم جنس پرستی اور جنسی استحصال جیسی عادات میں ملوث ہیں

مصادر و مراجع

(1) ڈاکٹر شفاقت علی شیخ، "عصرِ حاضر کا اخلاقی انحطاط"، منہاج القرآن علمی و تحقیقی جرائد، اکتوبر 2023، [1]

(2) سید انور فراز نجمی، "معاشرے میں اخلاقی اقدار کا فقدان" اخلاقی انحطاط قوموں کے زوال اور تباہی کا سبب بنتا ہے، مسیحا سوال و جواب، 15 مارچ 2025
https://maseeha.com

(3) پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد، "معاشرے کا اخلاقی بگاڑ: اسباب اور حل"، ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، دسمبر 2021 ،
https://www.tarjumanulquran.org/articles/dec-2021-muashiray-ka-ikhlaqi-bigar

(4) (نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا نبوی اسلوب)PROPHETIC STYLE OF EDUCATION AND TRAINING FOR YOUTH Muhammad Zubair, Ph.D Scholar, University of Engineering and Technology, Lahore Dr. Attiq Ur Rehman, Associate Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore Usman Abbas, Ph.D Scholar, University of Engineering and Technology, Lahore

(5) Dr. Sadia Mushtaq Assistant Professor, Department of Psychology, National University of Medical Sciences,et al, " Moral Development of Adolescent and Religious Studies: A study of Pakistan" , Received 26th September 2022, Revised 21th December 2022,Online 1st January 2023, OEconomia , Vol.6, Issue.1, https://oeconomiajournal.com/index.php/view/article/view/60/53

(6) Dr. Munazza Sultana , Dr. Syed Abdul Ghaffar Bukhari , "Factors of Ethical Decline and Religious Measures to Overcome", JIRS,Vol. 5, Issue. 1, Jan -June 2020 , Version of Record Online/Print:29-06-2020, Accepted:25-05-2020, Received:31-01-2020

(7) رخشندہ شہناز، "کاروانِ نفسیات سال چہارم"، صفحہ نمبر 205 تا 208، مکتبہ کارواں لاہور

(8) جامع الترمذی ، "کتاب صفة القيامة عن رسول الله ﷺ ، ابواب صفة القيامة، حدیث نمبر 2417

(9) https://aserpakistan.org/document/2024/DEPI-Updated-Final-22nd-August1030AM.pdf

(10) Naveed Zafar, Hafiz Muhammad Junaid Anwer, "The Digital Desire, Real Consequences: Pornography & Sexual Abuse in Pakistan", Journal of Social Sciences, DOI:10.53664/JSSD/03-02-2024-18-220-234, Development 3(2):220-234, June 2024

(11) https://trends.google.com/trends/explore?geo=PK&q=porn,sex%20video,nude

(12) https://www.youtube.com/watch?v=BOC5Wbq2DKE

(13) https://youtu.be/Sdp9n4Hh3V8?si=qFbIoD7-yfZKsb0K

(14) https://transparencyreport.google.com/youtube-policy/removals

(15) ڈاکٹر تابندہ خالد، "پاکستانی سیاست میں اخلاقیات کی باقیات بھی نہیں رہیں"،

https://www.dw.com/ur/%D9%%BA/a-71146494

(16) ریاض سہیل، "چرس، آئس، کرسٹل، میتھ، اور دیگر نشوں کا استعمال: پاکستان میں نوجوانوں کو نشے کی لت پڑ جائے تو اسے چھوڑنا کتنا مشکل ہے؟" بی بی سی اردو ڈاٹ کام، کراچی، 3 جون 2022

(17) مکو آنہ، "نوجوانوں میں نشے کا بڑھتا رجحان ذہنی امراض میں اضافے کا موجب بن رہا ہے جس کا خاتمہ ضروری ہے، 1 ڈاکٹر ذوالفقار علی"، اُردو پوائنٹ اخبار تازہ ترین- این این آئی۔ 05 اگست 2025ء

(18) Abbasi NA, Huang D. Digital Media Literacy: Social Media Use for News Consumption among Teenagers in Pakistan. Global Media Journal 2020, 18:35.

(19) ارم فاطمہ، "آج کا نوجوان بے راہ روی کا شکار کیوں؟"، روزنامہ جنگ 16 جنوری 2021

(20) ارم فاطمہ، "آج کا نوجوان بے راہ روی کا شکار کیوں؟"، روزنامہ جنگ 16 جنوری 2021 1

(21) https://youtube.com/shorts/11y7n1kl8wI?si=FSayP2dKvhsost5A

https://youtube.com/shorts/4nzar5DNk2s?si=V1laIx41ZRm70iw4

https://youtube.com/shorts/otMlQ4oZJ2A?si=E78pbIEKuk79KrlM

https://youtube.com/shorts/otMlQ4oZJ2A?si=E78pbIEKuk79KrlM

(22) https://youtube.com/shorts/eo5rvKcLg4s?si=NrHWROsROIslMD2Z

(23) https://www.bbc.com/urdu/pakistan-58390400

(24)ارم فاطمہ، " آج کانوجوان بے راہ روی کا شکار کیوں ؟"، روزنامہ جنگ16 جنوری 2021

(25) ریاض سہیل، "چرس، آئس، کرسٹل، میتھ، اور یگر نشوں کا استعمال: پاکستان میں نوجوانوں کو نشے کی لت پڑ جائے تو 11 اسے چھوڑنا کتنا مشکل ہے ؟"بی بی سی اردو ڈاٹ کام، کراچی، 3جون2022

(26) Muhammad Zubair, Dr. Attiq Ur Rehman, Usman Abbas, “Prophetic Style Of Education And Training For Youth” (نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کا نبوی اسلوب)